نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ؍ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ معہ محصول ؏

نمبر ۳۲ جلد ۱۰ | لودیانہ ۱۰ - اگست ۱۸۸۲ء | قیمت فی پرچہ ۱؍ پائی

گلدستۂ اخبارات

انگریزی فوج کے ساتھ عربی پاشا کی فوج کا مقابلہ ہو پڑا = **جنگ** مصر میں جو ۶ - اگست کو ہوا ہے مصری فوج کو بھاگنا پڑا = عربی پاشا کے پاس علاوہ فوج موجودہ کے ۴۴ ہزار آدمی جہادی حاضر ہیں = **روس** کا ایک جرنل امیر کابل کیطرف روانہ ہوا ہے = **انگریزی** سفیر کی سلطان روم سے شکر رنجی ہو پڑی = **بمبئی** سے ۱۵ - جہاز فوج اور اسباب باربرداری کے لدے ہوئے مصر کو روانہ ہوئے ہیں = **فوجی** افسران عازم مصر ایک من وزن سے زیادہ بوجھ اپنے ہمراہ لیجانہ سکینگے = **ہندوستان** کی والنٹیر فوج نے بھی گورنمنٹ ہند سے درخواست کی ہے کہ ہمکو جنگ مصر میں روانہ کیا جاوے = **بیگم** صاحبہ بھوپال کی امداد کو سرکار نے شکریہ کے ساتھ نامنظور کیا = **عربی** پاشا نے تمام علاقہ جات کی مورچہ بندی کر لی ہے = **سلطان** روم تو کانفرنس میں شامل نہ ہوئے اور اب زار روس نے بھی اپنا وکیل واپس طلب کر لیا ہے = **مدراس** کے علاقہ سکیم میں اہل اسلام و اہل ہنود کے درمیان فساد ہو گیا اور وہاں کی پولیس سے فرو نہ ہوا = **حضور** پرنس آف ویلس بھی مصر کے جنگ میں شریک ہونا چاہتے تھے مگر انکی والدہ ماجدہ حضور قیصر ہند نے انکو روک دیا = **اٹلی** اور فرانس نے مصر کے معاملات میں دست اندازی کرنے سے انکار کر دیا ہے اور فرانس اپنے جہاز انکو پیچھے ہٹا رہا ہے = **قاہرہ** کے تمام سرداروں نے ملکر یہہ صلاح کر لی ہے کہ عربی پاشا ہمارا اور ہم عربی پاشا کے ہیں اور انگریز ہمارے دشمن اور ہم انکے دشمن ہیں = **عربی** پاشا نے اپنی نصف فوج کو نہر سویز کے اسطرف روانہ کر دیا ہے تاکہ جو فوج ہندوستان سے مصر کیطرف آتی ہے اسکا مقابلہ کیا جاوے اور نصف فوج نہر سویز کے دوسری طرف مقیم کر دی ہے کہ لنڈن کی فوج کا مقابلہ کیا جاوے = **سلطان** روم نے انگریزوں کے پاس ایک مراسلہ بھیجا ہے کہ میں اپنی فوج مصر میں اُسوقت روانہ کرونگا جبکہ تم مصر کو خالی کرو گے ورنہ خیر = **عربی** پاشا رعایا کے لوگوں میں ہتھیار بکثرت تقسیم کر رہا ہے = **سویز** کے باشندوں نے عربی پاشا کے جہادی اشتہار کو پھونک دیا ہے = **عرب** کی بدو قوم کے ۴ ہزار آدمی عربی پاشا سے جا ملے ہیں اور انگریزوں کے برخلاف ہتھیار چلائیں گے = **انگلستان** سلطان روم پر زور ڈالرہا ہے کہ بہت جلد عربی پاشا کو گرفتار کرنا چاہیئے = **لاہور** میں ۳۱ - جولائی کو سخت بارش ہوئی جس کے صدمہ سے صدہا مکانات گر گئے = **پورٹ** سعید اور سویز کے درمیان کی تار برقی مخالفوں نے کاٹ ڈالی ہے = **انگریزی** فوج نے قلعہ ابو کبیر پر اپنا قبضہ کر لیا ہے = **جاپان** کے جزایر میں اسوقت ۳۵ - مذہب رائج ہیں اور مسیحی مذہب کو وہاں پر روز بروز ترقی ہے = **روس** میں ۵۰ آدمی فرقہ نہلسٹ کے گرفتار کئے گئے ہیں جنکی نسبت پھانسی کا حکم ہوا ہے = **پشاور** نامے جہاز پنجاب کی فوج کو کراچی کے راستہ سے لیکر مصر کی جانب روانہ ہو گیا ہے = **افواہ** ہے کہ سرحدی انگریزی افسروں نے درخواست کی ہے کہ جنگ مصر میں ہمکو بھی روانہ کیا جاوے = **اسکندریہ** پر جو گولہ اندازی ہوئی ہے اُسکی نسبت اٹلی اور فرانس نے رضامندی ظاہر کی ہے = **تازہ** خبر آئی ہے کہ عربی پاشا کے پاس پچاس ہزار جہادی جمع ہو گئے ہیں = **اسمعیل** پاشا نے بھی سلطان روم سے بگاڑ پیدا کر کے عربی پاشا کے ساتھ ملنا چاہتا ہے = **ایرلنڈ** میں واردات قتل ترقی پر ہے = **خراسان** کا حاکم بیمار ہے اور رعایا اُسکی ناخوش ہے اندیشہ ہے کہ شاید رعایا اُسکا کام تمام کردے = **چین** اور روس کی صوبہ کلجا کی بابت ان بن ہو گئی ہے = **قندھار** میں ایوب خان کی بابت طرح طرح کی خبریں شہرت پا رہی ہیں = **ہرات** کے باشندے امیر عبدالرحمان خان کی حکومت سے ناراض ہیں +

نورافشاں

— مسیحی بیبیوں کی ایک جماعت نے مقام پیریا میں ایک نیا کام شروع کیا ہے۔ وہ جماعت اُن مستورات کی خبر گیری کریگی جو جیل خانہ سے قید بھگت کے رہا ہوتی ہیں اور انکو جزبندی کا کام دیا جاویگا۔ ایک مشہور پبلیشر ایم ہیچٹ صاحب نے ان عورتوں کے واسطے کام بہم پہنچانیکا وعدہ کیا ہے۔ علاوہ اسکے ان بیبیوں کی مجلس کی یہہ بھی غرض ہے کہ ان عورتوں کی نہ صرف جسمانی طور پر امداد ہو پر روحانی فائدہ بھی عمدہ سلوک اور مسیحی محبت سے ظہور میں آویں +

کاشکہ ہمارے اہل وطن ان نیک بیبیوں کی مردانہ ہمت اور دلیرانہ اُلفت سے نمونہ لیں — بعض ہمارے ملکی بھائی کہتے ہیں کہ تعلیم نسواں سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا ہے بلکہ سراسر نقصان ہے۔ وقوعہ مذکورہ بالا اس بیہودہ خیال کا قاطع ہے +

— ملک میکسیکو میں پراٹسٹنٹ جماعتیں پانچ برس کے عرصہ میں قریب دوگنی کے ہوگئی ہیں۔ چنانچہ اب ۲۲۹ جماعتیں وہاں موجود ہیں جنمیں ۱۰۷۶۴ ممبر لیئے شریک ہوئے ہیں۔ اور ۱۹۰۰۰ مسیحی اور ۲۰۹ دیسی معاون ہیں۔ میکسیکو کے مشن کی رپوٹ سے معلوم ہوا ہے کہ سال گذشتہ میں ۱۰۶۹ نئے مرید اصطباغ پاکر کلیسیا میں داخل ہوئے۔ اکثر لوگ بلکہ بعض مسیحی خیال کرتے ہیں کہ عیسائی مذہب کی ترقی جسقدر ہونی چاہیئے اب نہیں ہوتی انکا خیال بالکل غلط ہے۔ خبر مذکورہ بالا انکی کم علمی پر دال ہے +

— ممالک متوسط ہند کے سررشتہ تعلیم کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۸۱-۸۲ع میں مدرسوں کی تعداد ۷۳۰ سے ۷۴۴ تک پہلے سال کی نسبت بڑھی اور طلبار کی تعداد ۹۵۵۱ سے ۸۱۸۰۲ تک بڑھ گئی ہوئی زرفیس ۲۱۱۸ سے ۱۲۶۲۰ تک بڑھی وظائف کی ۵۲۵۹۰ سے ۵۷۰۰۴ تک ترقی پر رہی تعداد خرچ ۶۲۰۸۰۰ سے ۶۳۹۳۶۳ ہوئی مگر تعداد آمدنی بھی ۱۷۰۲۵۶ سے ۱۸۶۲۲۳ تک زیادہ ہوئی +

— مفصلہ ذیل افسروں کو اپنی اپنی رجمنٹوں کے ساتھ شامل ہونیکا حکم ملا ہے۔ کرنیل کیمبل صاحب اور میجر بگنس صاحب بنگال کیولری نمبر ۲ میں کرنیل کوربٹ صاحب کو بنگال کیولری نمبر ۱۲ میں کرنیل منگلش صاحب اور میجر ریوس صاحب کو بنگال لنسر نمبر ۱۳ میں لفٹنٹ بیرن صاحب اور رولج صاحب کو نیٹو انفنٹری نمبر ۹ میں +

— ہمارے ایک معزز نامہ نگار حسب مقام کلو سے یہہ افسوسناک خبر دیتے ہیں کہ جناب پادری ایف ایچ ہیرنگ صاحب بانی مبانی کرسچن بوایز بورڈنگ سکول شملہ کی میم صاحبہ کا انتقال ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۸۲ع کو ہوگیا ہے۔ زیادہ تر رنج وہ تو یہہ امر ہے کہ ابھی ایک سال نہیں گذرا ہے کہ صاحب موصوف ولایت سے اس نیک مرحوم بی بی کو شادی کرکے لائے تھے۔ یہہ لیڈی بڑی ہی لئق۔ فہیم۔ تجربہ کار۔ ہر دلعزیز مسیحی دوست اور دیندار تھیں۔ نہ صرف پادری صاحب ممدوح کو انکی جدائی سے قلق ہے بلکہ تمام جو اس لیڈی صاحبہ سے واقف تھے نہایت رنج میں ہیں +

مصر کا جغرافیہ

— چونکہ جنگ مصر در پیش ہے اور ہماری سرکار باوقار نے عربی پاشا باغی کی سرکوبی کے لئے ہندوستان و انگلستان سے فوجیں روانہ کی ہیں بلکہ ۷۔ اگست سے جنگ شروع بھی ہوگیا ہے اور مسلسل تاربرقیاں وہاں سے آتی ہیں اسلئے براے آگاہی ناظرین اخبار نورافشاں ملک مصر کا جغرافیہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے +

(۱) یہہ ملک ۵۵۰ میل کی لمبائی میں رود نیل کے دونو طرف واقع ہے اور اسکے دائیں بائیں پہاڑ ہیں +

(۲) اس ملک کا حدود اربعہ یہہ ہے۔ شمال میں بحیرہ روم۔ مشرق میں بحیرہ قلزم۔ جنوب میں ملک نوبہ۔ مغرب میں صحرائی لبیا +

(۳) اس ملک کی شہرت اس سبب سے ہے کہ وہ ایک قدیم ملک ہے جو علم و ہنر کا مبدا تھا یہاں کی قدیم عمارتیں اور تصویریں اور مورتیں آجتک ایسی صفائی اور انداز سے بنی ہوئیں موجود ہیں کہ صاحب امتیاز کو اُنکے دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے چنانچہ اُسکے مخروط منار نہایت مشہور دریائے نیل کے بائیں کنارے پر شہر قاہرہ کے مقابل بنے ہوئے ہیں۔ ان سب میں سے بڑا مینار ۴۷۰ فٹ بلند ہے اور اُسکے پہلو کی ڈھلوان سطح ۷۵۰ فٹ ہے +

(۴) حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو یہاں سے نکالکر کنعان میں لیگئے اور حضرت یوسف بن حضرت یعقوب جنکو اُنکے بھائیوں نے غلام بناکر فروخت کیا تھا اس ملک میں آنکر بکے۔ اور رفتہ رفتہ شاہ مصر کی طرف سے کل ملک کے مختار ہوگئے +

(۵) اس ملک میں یہہ شہر نامی ہیں۔ قاہرہ جو مصر کا دارالسلطنت ہے اسکندریہ یہہ سمندر کے کنارہ پر واقع ہے اور اسی پر اب گولہ اندازی ہوتی ہے۔ الرشید اور دمیاط +

(۶) اس ملک میں حرارت زیادہ ہے اور زمین بہت زرخیز ہر سال رود نیل جو طغیانی پر آتا ہے اس سبب سے یہاں کی زمین بہت سیر حاصل ہے +

(۷) یہاں یہہ اجناس پیدا ہوتے ہیں۔ درہ جو ایک قسم کا اناج ہے جوار۔ باجرہ۔ سن۔ گندم۔ نیل۔ شکر۔

روئی - ان اشیائے میں سے روئی یورپ کے جنوبی اور مغربی ممالک میں بہت جاتی ہی - یہاں کے باشندے افریقہ کے اندرونی ممالک سے سوداگری کرتے ہیں اور وہاں سے ہاتھی دانت اور شترمرغ کے پر اور ریزہ ہائے طلا لاتے ہیں ✦

(۸) یہاں کے باشندے سست اور جاہل اور کاذب اور تمام صفات انسانی سے بے بہرہ ہیں - مذہب انکا اسلام ہی - اور مسیحی بھی وہاں رہتے ہیں جنکا پیشہ سوداگری ہی ✦

(۹) سابق یہاں کی حکومت بادشاہ روم سے متعلق تھی اور وہاں ایک صوبہ دار اُسکی طرف سے رہتا تھا مگر اُنہیں سے ایک صوبہ دار محمد علی نامے نے سنہ ۱۸۱۱ء میں شاہ روم سے جنگ کر کے مصر کو علیحدہ کر لیا اور وہاں کا مالک خود مختار بن گیا - بعد اُسکے شاہ روم نے اپنے فرمان سے اُسکو لقب خدیو مصر عنایت کیا چنانچہ اُسکی اولاد ابتک مصر میں حکومت کرتی ہی اور اب یہہ ملک برائے نام شاہ روم کے ماتحت ہی ✦

پیشتر انگلستان سے ہندوستان کو جو جہاز آتے تھے وہ بحیرہ اوقیانوس کے اندر سے افریقہ کے گرد ہو کر راس امید بحیرہ ہند میں داخل ہوتے تھے - یہہ راستہ دشوار گذار ہونیکے علاوہ ایک مدت میں طی ہوتا تھا اب سویز سے ہو کر جو مصر میں واقع ہی یہہ راستہ نکلا ہی نہایت آسان اور چند روز کے سفر میں طی ہو جاتا ہی - آبنائے جبرالٹر سے بحیرہ روم میں جزیرہ مالٹا وغیرہ سے ہو کر نہر سویز بحیرہ قلزم آبنائے باب المندب بحیرہ عرب سے بمبئی میں آجاتے ہیں - سویز ایک خاکنائے ہی جو ایشیا کو افریقہ سے ملاتی ہی - پچھلے دنوں اسمیں سے ایسی فراخ نہر نکالی گئی ہی کہ جسمیں جہاز بخوبی آمد رفت کر سکتے ہیں - اور واضح ہو کہ سویز کے راستہ سے انگلستان کا فاصلہ ۸۱۲۴ میل ہی اور راس امید کے راہ سے ۱۱۹۳۰ میل - سویز کے راستہ کی نسبت راس امید کے راستہ میں ہر ایک اگنبوٹ پر ۱۴۰۰ من کوئلہ زیادہ خرچ ہوتا ہی ✦

ملک مصر کے بڑے بڑے شہر جو مشہور ہیں وہ تو اوپر لکھے گئے مگر جو چھوٹے قصبہ مثل اسمعیلہ وقلعہ کبیر و طلل کبیر و آملہ دکا فرید اور وغیرہ ہیں انمیں بھی ریلوی اسٹیشن و تار گھر و قلعجات وغیرہ میں جہیں فوج رہتی ہی ✦

مراسلات

اُردو ہندی

اوائل ماہ حال میں آنریبل ڈاکٹر ہنٹر بالقابہ کی تشریف آوری ہوئی صاحب ممدوح کی تشریف آوری کی تقریب پر ہمارے شہر کے رئیس اعظم حاجی خان محمد شاہ صاحب خان بہادر آنریری مجسٹریٹ بالقابہ کیطرف سے ایک ڈنر دیا گیا جسمیں صاحبان مندرجہ حاشیہ شریک تھے - پھر دن کو ہندو اور مسلمانوں کی جانب سے اڈریس بھی دیا گیا -

(۱) عالی جناب سردار دیال سنگھ صاحب بہادر مجیٹھیہ رئیس اعظم
(۲) جارج لوئس صاحب بہادر قائم مقام چیف جج سمال کاز کورٹ
(۳) خواجہ یوسف شاہ صاحب میونسپل کمشنر
(۴) بابو رتیا رام صاحب وکیل

انگریزی میں اڈریس خواجہ یوسف شاہ صاحب نے سنایا اور اُسکا اُردو ترجمہ لالہ گور مکھ رائے صاحب رئیس اور وکیل نے سنایا - ڈاکٹر صاحب ممدوح نے اُسکا جواب بھی دیا لیکن اڈریس اور اُسکے جواب میں معمولی باتیں تھیں اس سے ڈنر کا جلسہ دلچسپ تھا ✦

ایڈیٹر صاحب آپکا کارسپانڈنٹ بھی دونوں موقعوں پر صاحبان جلسہ کے صف میں تھا - لودیانہ کے جلسہ میں لاریب ڈاکٹر صاحب نے یہہ فرمایا کہ ہندی کی تائید میں ساٹھ ہزار دستخط ہو چکے ہیں اور اردو کی تائید میں چالیس ہزار - لیکن یہاں جب ہمارے جج صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ ہندوستان کے لئے لنگوا فرنکا انگریزی زبان ہو سکتی ہی تو انہوں نے بڑے جوش سے فرمایا کہ وہ ہندوستان کے لئے اُردو ہی - ہمارے صوبہ کے نواب لفٹنٹ گورنر سر چارلس ایچیسن صاحب تھے سی ایس آئی کی بھی پہلے ہی سے یہی رائے ہی لیکن اب دیکھا چاہیے کہ فیصلہ کیا ہوتا ہی - کمیشن کے بہت سے سوالوں میں بھی اُردو ہندی کی نسبت ایک سوال تھا جس کا یہان تک طول ہوا ہی کہ اب تک جوشش کم ہونے میں نہیں آتا - اس دستخطوں کی تعداد امید نہیں کہ ووٹ سمجھی جائے کمیشن کے باقی سوالوں کی نسبت اکثر لوگوں نے کم خیال کیا ہی ✦

میں یہہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اس اڈریس میں بیچارے پادری صاحبان پر بڑی زور سے حملہ تھا - اور وہ یہہ کہ گورنمنٹ اسکولوں کو توڑ کر پادری صاحبان کے حوالے نہ کرے کیونکہ وہ مذہبی تعلیم کو اپنا اصل الاصول سمجھتے ہیں جو ہمکو پسند نہیں - امید نہیں کہ گورنمنٹ ایسا کرے لیکن اڈریس دینیوالے پنجابیوں کو یہہ معلوم نہیں کہ ڈاکٹر مرحوم بیکنٹھ باش نے پہلے پہل کلکتہ میں مشن اسکول جاری کیا - اور اُسی سے ایسے ایسے گویا تعلیم یافتہ نکلے کہ جنکو ہم فخر ہند کہنا ذرا بھی بیجا نہیں پھر یہی سلسلہ ہند کے اور مقاموں میں بھی شروع ہوا جو ہر جگہ ابر رحمت کا کام دیا گیا - کیا مسیحی تعلیم قرآن کے جہاد کی تعلیم اور اُسکی کثرت ازدواج کی تعلیم وغیرہ وغیرہ تعلیمات سے بہتر نہیں - پھر کیا مسیحی تعلیم سری کرشن کی گوپیوں کے قصے اور اُسکے متعلقات امروں سے اچھی نہیں - اور اڈریس دینے والے صاحب !!! ڈرتے کیوں ہو اگر آپ صاحبان کی مذہبی تعلیم اچھی تعلیم ہی تو وہ دور نہ ہوگی - اگر مسیحی تعلیم اچھی تعلیم

ہو تو بیشک اُس سے انسان کے دین اور دنیوی کلام درست ہوںگے اور وہ کبھی دور نہ ہونگے +

راقم گرینڈ میر ذالیٹ ہرنس آف دہلی

جواب ریمارک اندرونہ بائبل

صاحب مکرم ایڈیٹر نور افشاں کی خدمت شریف میں

(۱) بعد ما وجب تقدیمہ یہہ ہو کہ جیسا آپنے بوسیلہ اپنے پرچہ ۲۰ ماہ حال کے صمیم صاحب کی ریمارکوں سے جو بخلاف اندرونہ بائبل مولفہ راقم کے ہیں مصنف رسالہ تخطیہ در رد اندرونہ بائبل کو مدد بخشی ہو راقم امید کرتا ہو کہ اُسکو بھی لب کشائی کی اجازت ہوگی۔ راقم کو مصنف تخطیہ کے تعصب اور غلط کنی کا چنداں شکوہ نہیں کیونکہ یہہ امر اُسکے اصل الاصول کے لازم و ملزوم ہو مگر پریجوڈس و غلط فہمی صمیم پر کچھہ گلا ہو اسلئے کہ اسکا زخم کچھہ عمیق تر ہو تاہم خوگری در یغ رنجش ہا کو ہو آسان کرے۔ جب امید وصل جاناں زخم کو بلساں کرے اگر راقم بہوا حق زیست کرتا ہو تو صمیم صاحب شراکت وکیل ہند وعدو مصنف تخطیہ مشت خاک اُسکی کو اڑا کر کچھہ نقصان اسکا نکر سکیں گے بلکہ ہر ذرہ اسکا تب آفتاب صداقت کا پاکر نور کی طرح چمکیگا اور رتبہ تارک نشینی کا حاصل کریگا اور اگر معاملہ راقم دگرگوں ہو تو جو ذلت ہمہ فرماوا اسکی حق ہو اور مخالف اچھا کرتے ہیں کہ لوگوں کو گمراہ ہو جانے سے متنبہہ فرماتے ہیں +

(۲) بڑے تعجب کی یہہ بات بھی ہو کہ صمیم صاحب کا بھروسہ تو فکر و تحریر راقم پر کچھہ نہیں اور پھر بحوالہ تصانیف اکابران مضامین بغرض خاطر شریف کی رغبت تحریر راقم کو بخشتے ہیں۔ شاید یہہ بھی افترا کچھہ کرتے ہیں +

(۳) یہہ جو صمیم صاحب فرماتے ہیں کہ مضامین تالیف متنازعہ کے محققانہ تحریر نہیں ہوئی بلکہ مقلدانہ ہیں اسمیں شاید اتنا صحیح ہو کہ مشکلات معترض کو اس تالیف نے مس کیا ہوا اور یہہ مطابق اُسکے ہو کہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست +

(۴) صمیم صاحب یہہ جو فرماتے ہیں کہ اگر معجزہ قیام آفتاب یشوع بن نون کا تا دفعیہ مشکلات سید احمد خان بہادر کے مجمل ہو یہہ ایک عجوبہ خیال ہو کہ آگے بڑھنا ہمکو تب ہی روا ہو سکتا ہو کہ جب سید ممدوح ہمکو اجازت بڑھنے کے ساتھ اتفاق رائے اپنے کے بخشیں۔ تحریر سید صاحب سے مجھے یقین ہو کہ وہ خالق ارض و سما کے قائل ہیں تو پس امکان معجزہ کا تعرض وہ کچھہ نہیں نہ رہا سکتے اور ثبوت واقع معجزہ متنازعہ کے لئے مخالف کے لئے توافقات تواریخہ سے بہتر دلیل ذہن راقم میں تو نہیں گذری کچھہ صمیم ہی صاحب اسبارے میں فرماویں یا اصلاح غلطی فہم راقم کی کریں +

(۵) صمیم صاحب جو فرماتے ہیں کہ گناہ مادری یا موروثی کو خواص فطرتی سے تعبیر کرنا کلیسیا اجامع کو تسلیم نہو گا۔ انکا یہہ ہو کہ جس امر میں پابندی کلام الٰہی کی ہو تو بان ارتھوڈاکس اور ہیٹروڈوکس کی بحث فضول ہو کلام ہی سے قائل کرنا چاہئے جسکو ہی کیا جائے راقم نے صفحہ ۵۲ و ۶۶ و ۶۲ و ۹۸ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۷۰ میں اس مسئلہ پر مس کیا ہو سو اگر کچھہ غلطی کی ہو اس سے آگاہ ہونے میں ممنون بھی ہوگا اور یہہ بھی راقم کا ایک اصول ہو کہ جو امر داخل امر ونواہی کلام میں نہیں وہ تشبیہی بھی ہو سکتا ہو کہ جسکا جزو مشبہ بہ کے ساتھہ موافق کرنا لابدیت نرکھتا ہو +

(۶) سیکالجی بحث تھیالجی راقم کو جو صمیم صاحب ہیچ مطلق فرماتے ہیں اسکے بارہ میں اتنی عرض کرنی ہو کہ راقم نے چودہ برس تک ان باتوں پر بوسیلہ مطالعہ و فکر عمیق کے غور کی ہو سو ممکن ہو کہ عقل راقم خبط کھا گئی ہو یا کچھہ قصور نقص بیانی کا ہو۔ مگر جبکہ صمیم صاحب راقم کی ساری ہی محنت کو رائگاں فرماتے ہیں تو شبہ سخت پریجوڈس اور عدم توجہی رالادریں علوم ہی معلوم ہوتا ہو۔ راقم حملہ مخالف کے سنبھالنے کو تو تیار ہو سکتا ہو مگر بچگوسلوکے پہنچنے کی طاقت راقم میں نہیں۔ مخفی نرہے کہ سید احمد خان بہادر نے اس کتاب پر جہلیت کی ملامت بالکل نہیں کی بلکہ جناب والا کی تحریر سے مطالعہ اسکے میں بشاشت ظاہر ہوئی ہو چنانچہ تحریر صاحب ممدوح کی میرے پاس موجود ہو +

(۷) وہ جو صمیم صاحب نے توافقات کتب نبوی کے حوالہ راقم سے غیر نتیجہ نکالکر بدعت کا خوف بہ نسبت راقم دکھلایا ہو سو اس خطرہ میں مصنف ایرین ڈکنس پروفیسر فنرجی بھی ملفوف ہیں اور دراصل یہہ خرابی غلط نتیجہ صمیم صاحب کی ہو کہ مخلص صمیمی راقم کی نہیں نظر آتی +

(۸) قرآن اپنی تعلیمات کی بابت تو یہہ دعوے بیشک کرتا ہو کہ اسمیں جدید مطلق کوئی تعلیم اصولی نہیں فی الواقع ایسا نہیں لہذا تصدیق صمیم صاحب کی سراسر غلط ہو۔ سید احمد خان صاحب بہادر نے در مسئلہ کثرت ازدواج و غلامی و جہاد قرآن کو مصلح تورات ضرور لکھا ہو مگر راقم کی نظر میں یہہ سید صاحب کی تشریح قرآنی نہیں بلکہ ترجیح تصحیح محض ہو سو اسکا ذکر ایک مسودہ بزدی ازم میں راقم نے کیا ہو جو چھپنے کے بعد صمیم صاحب بھی اسکو دیکھہ سکتے ہیں +

(۹) یہہ جو صمیم صاحب فرماتے ہیں کہ غیر قوموں میں روح نبوت کا ہونا کون مانیگا میری عرض یہہ ہو کہ وہ جو راقم کی طرح پر ایوب کو بھی برحق از آنکہ غیر اسرائیل ہی مانسکتا ہو +

(۱۰) یہہ جو صمیم صاحب نے فرمایا ہو کہ غسل سلیمانی پر فلاسفانہ ریمارک راقم کچھہ نہیں ہوا یہہ راقم کی سمجھہ میں کچھہ نہیں آیا لہذا کچھہ عرض کرنے سے بھی متعذر ہوں +

باقی عرض یہہ ہو کہ صمیم صاحب تو راقم کی نصیحت کے محتاج نہیں مگر عام جو اس خط راقم کو پڑھینگے انکی خدمت میں دعا یہہ ہو کہ فکر نجات عقبیٰ کو مقدم جانیں اور سوائے اسکے سارے مشاغلے فانی ہیں +

الراقم

عبد اللہ اتھم مقام کرنال ۲۶ جولائی سنہ ۹۲ء

بقیہ واقعات مسیح

۷ اب ہم پھر بیت لحم والے لڑکے (خدا وند یسوع مسیح) کیطرف مخاطب ہوتے ہیں۔ اُسپر آنیوالی مصیبتوں کو اللہ کے سوا اور کوئی نہ جانتا تھا۔ فرشتہ نے خواب کے ذریعہ حضرت یوسف کو ہدایت کی کہ "اٹھ اُس لڑکے اور اُسکی ماں کو ساتھ لیکے مصر کو بھاگ جا اور وہاں جب تک میں تجھے خبر نہ دوں کیونکہ ہیرودیس اِس لڑکے کو ڈھونڈھیگا کہ مار ڈالے" (متی ۲-۱۳) حضرت یوسف اُس ہدایت کے بموجب مصر کو چلے گئے +

۸ زمانہ قدیم سے یہودی ملک مصر کو مثل اپنے والد کے گھر کے سمجھتے تھے۔ جب قحط نے صورت دکھائی یا کوئی مصیبت آئی سیدھے مصر کو چلے جاتے تھے۔ ان ایام میں یہودیوں کی تعداد ملک مصر میں کثرت سے بڑھ گئی تھی پس حضرت یوسف کو مصر میں جانا شاق نہ گذرا ہوگا بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ غالباً آپ ہبرون اور غارہ کی راہ سے گئے ہونگے چونکہ یہ راستہ بہت ٹھیک تھا۔ ان دنوں میں بھی وہاں کے لوگ مسافروں کو وہ مقامات بتلایا کرتے ہیں جہاں جہاں حضرت یوسف شب باش ہوئے تھے۔ غالباً آپ تین روز میں مصر پہنچگئے ہونگے چونکہ مصر اور سیریا ملحق الحدود میں صرف درمیان میں رہنیو کولورا نام دریا واقع ہو اس دریا کے پار جانے کے بعد آپ کو ہیرودیس کا کچھ خوف نہ خطرہا چونکہ آپ غیر ملک کی سرحد میں پہنچگئے تھے +

۹ انجیل میں آپکے مصر میں رہنے کی مدت نہیں لکھی۔ صرف اتنا ہی لکھا ہو کہ ہیرودیس کے مرنے تک آپ مصر میں رہے۔ آپکی مصر میں قیام کی نسبت مختلف روایتیں ہیں۔ بعض تین چار ہفتہ بتلاتے ہیں اور بعض تین چار برس۔ ان باتوں سے قطع نظر کی جاوے تو اور بھی عجیب روایتیں لکھی ہیں۔ مگر وہ قابل اعتبار نہیں صرف ان سے اتنا ہی نتیجہ نکلتا ہو کہ انجیل کی واقعات کے سوا اور روایتیں جعلی اور بناوٹی ہیں۔ ہم دو چار بناوٹی روایتیں بطور نمونہ کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ (۱) مسیح کا ملک مصر میں پہنچنا تھا اور تمام ملک کے بت زمین پر گرکے ٹوٹ گئے (۲) مسیح کے الفاظ سنتے ہی بہت سے بھوت انسانوں کے جسم سے نکل کے بھاگ گئے (۳) سخت مریضوں کی بیماریں رفع ہوگئیں (۴) ایک جگہ پر کھارے پانی کا چشمہ بہہ رہا تھا مسیح نے شیریں بنا دیا وغیرہ وغیرہ +

۱۰ اللہ نے خواب کے وسیلہ حضرت یوسف کو ہیرودیس کے مرنے کی خبر دی پھر اللہ ہی نے آپکو مصر چھوڑنے کی ہدایت کی۔ آپکا قصد بیت لحم میں قیام کرنیکا تھا چونکہ یہ شہر آپکے بزرگونکا وطن تھا علاوہ اسکے بہ نسبت اور شہر و نکے وہانپر بخاریکا کام زیادہ چلنے کا آپکو خیال تھا۔ جب آپ اپنے وطن میں واپس آرہے تھے اثنا راہ میں اُسکے بیٹے ارخلوس کے سریر سلطنت پر بیٹھنے کی خبر سنی جس سے آپ ڈر گئے آپ نے خیال کیا کہ غالباً وہ بھی اپنے باپ کے پرتو پر ہوگا آپکا خیال بیجا نہ تھا اُسکی طبیعت کا خاکہ بھی مثل اپنے باپ کے تھا +

۱۱ ہیرودیس کے تخت کا وارث اُسکا بیٹا اینتیپس تھا اگر وہی بادشاہ ہوتا تو غالباً رعایا بہت خوش ہوتی مگر ہیرودیس نے اپنے بیٹے اخلیاوس کو تخت کا وارث قرار دیا۔ بادشاہ روم نے بھی اس امر کو منظور کرکے ہیرودیس کے وصیت نامہ کی تعمیل کا حکم دیا۔ اس فرمان کے پہنچنے کے پہلے اُسنے اپنے ہی ملک کے تین ہزار آدمیوں کو قتل کروایا۔ پس ایسے ظالم بادشاہ کے ہمسایہ میں رہنا حضرت یوسف کو پورا خوف کا مقام تھا۔ اللہ کی ہدایت کے بموجب پھر آپ گلیل میں گئے اور اپنے بزرگوں کے شہر ناصرہ میں قیام کیا۔ اُن ایام میں گلیل کا حاکم ہیرودیس کا دوسرا لڑکا اینتیپس تھا گو وہ بھی اپنے باپ اور بھائی کے پرتو پر تھا مگر عیش عشرت کے سبب۔ کاہلی اور سستی کے سبب ملکی امورات کی طرف متوجہ نہ تھا۔ خاص اِس سبب سے اس مقدس خاندان کو آزادگی سے اپنی زندگی بسر کرنے کیلئے کچھ خوف اور ڈر کا مقام نہ تھا +

۱ مسیح کے حواریوں کے چار انجیلوں کے لکھنے کے بعد کلیسیا نے الہامی تسلیم کرنیکے بعد عیسائیوں میں کثرت بدعتی لوگ پیدا ہوگئے۔ اُنہوں نے نئے نئے فرقہ قائم کئے انکو اپنی رائیں زیادہ تر مضبوط کرنا اور انکو پھیلانا مقصود تھا۔ اس غرض سے اُنہوں نے کچھ اصلی انجیلوں سے مضامین اخذ کئے اور کچھ اپنے دل سے گھڑ کے دونوں کو ساتھ ملاکے کتابیں لکھیں اور حواریوں کے نام سے مشہور کیں۔ مگر ان جعلی کتابوں کو کبھی کلیسیا نے تسلیم نہیں کیا علیٰ ہذالقیاس اکثر مصنفوں کو بت پرستوں کے شک دفعہ کرنا اور ایماندار وں کے دلمیں مذہبی جوش اٹھانا مقصود تھا اسلئے مسیح کی واقعات قلمبند کئے گو انکی نیت اچھی تھی مگر نتیجہ ٹھیک نہ تھا عیسوی سنہ کی دوسری صدی میں اس قسم کی کتابیں نوستک نامی بدعتی فرقہ کے پاس کثرت سے تھیں باایں ہمہ تیسری صدی میں انکی تعداد نہایت ہی بڑھ گئی مگر چند مدت کے بعد بہت سی نابود ہوگئیں +

۲ حضرت محمد کو بھی اس قسم کی کتابیں پہنچیں اگر آپ تک اصلی انجیلیں پہنچی ہوتیں تو غالباً آپ عیسائی مذہب کی طاقت اور ہدایت کی سے صفائی اور پاکیزگی سے ٹھیک واقف ہوئے ہوتے +

۳ ہمنے چند باتیں بناوٹی انجیلوں سے اخذ کر کے اس کتاب میں لکھی ہیں جس سے ہمارا مقصد اصلی واقعہ اور مصنوعی واقعہ میں فرق کرنے کا ہو +

۴ عیسائی روایتوں کو بھی اسی صورت پر سمجھ لیں کہ انمیں چند باتیں قابل تسلیم ہیں۔ بناوٹی انجیلوں کے بھی وہ واقعات قابل تسلیم ہیں جسقدر اصلی انجیلوں سے اخذ کئے گئے ہیں + باقی آیندہ

خط

جناب اڈیٹر نورافشاں صاحب دام اقبالہ +

بندہ ایک مضمون خدمت اقدس میں ارسال کرتا ہی۔ امید ہی کہ آپ اسکو اخبار صداقت اثار کے کسی کونے میں جگہ عنایت کرکے بندہ کو ممنون کرینگے +

الراقم۔ آپکا نیاز مند کرتارام طالبعلم جماعت دوم مڈل سکول جگراؤں ضلع لودیانہ +

مضمون

ہزار ہزار حمد اس کریم کارساز کو سزاوار ہی کہ جسنے جواہر اخلاق حمیدہ اپنے دریائے کرم سے غواصان بحر حلم کو بخشے۔ اور یاقوت فضائل پسندیدہ گنجینہ احسان سے طالبان مخزن علم کو عطا کئے۔ الوف الوف ثنا اُس خداوند بے نیاز کو لائق ہی۔ کہ جسنے عالم کون و فساد کے بندوبست جزوی کو تدابیر تنزل سے محکم۔ اور ممالک ایجاد کے قوانین کلی کو سیاست مدن سے منتظم کیا۔ سبحان اللہ کیا قدرت ہی۔ کہ پیر زال کو حوصلہ سکندری بخشا۔ یا مورچہ ناتواں کو دبدبہ سلیمانی عطا فرمایا۔ ورنہ میری زبان کج مج کو کہاں یارا۔ کہ اُسکے اوصاف بیغایات میں کچھ کہہ سکے۔ یا بحضور سامعین دانشمند کی بات میں دم مارے۔ اب میں اس جناب باریتعالی سے امید رکھتا ہوں۔ کہ اپنی عنایات سے اہل بصیرت اور خیرت کو اسکے مطابق عمل خیر کی توفیق اور مجھہ ناقص العقل کو طلاقت لسانی اور معرفت بسیط عطا فرمائی۔ کہ کچھ گفتگو تعرف وقت اور اسکے بیان میں کیجاوے۔ مسبب الاسباب حقیقی نے منجملہ لوازمات واسباب حیات کے بنی آدم کو وقت کا گوہر بے بہا عطا کیا ہی۔ اگر ہم اسکو واہیات اور بیہودہ کاموں میں ضایع کردیں۔ تو ہماری کمال نادانی ہی اور شیخ ہی کہ اکثر عقلا ان تصرف سیم و زر میں ایک اندازہ اور لحاظ رکھتے ہیں۔ مگر تصرف وقت میں برعکس اُسکی کرتے ہیں ایک حکیم کا قول ہی کہ سب لوازمات اور اسباب دنیائی سے دست یابی گوہر بے بہائے وقت کے لئے انسان کو طامع اور حریص ہونا پڑ زیبا ہی۔ کیونکہ پھر اسکا ملنا امر محال ہی۔ اسی باب میں ایک اُستاد نے یہہ لکھا ہی۔ سے زمانِ خوشدلی دریاب دریاب۔ کہ دائم در صدف گوہر نہ باشد۔ کوئی شخص وقت کے نیک استعمال میں کوشش نکریگا۔ جبتک کہ اسکو اسکی قدر و منزلت معلوم نہوگی۔ سچ ہی سچ قدر زر زرگر بداند۔ قدر جوہر جوہری۔ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ چونکہ جملہ امورات دینوی کے سیکھنے اور اُنکے انجام کرنے کے لئے جو ہم پر فرض اور واجب الادا ہیں۔ عمر بہت تھوڑی ملکہ بدیں لحاظ موقع بھی ہی۔ کہ حتی الوسع ہم اپنے وقت تصرف کو ایسے ایسے نیک کاموں میں کہ جنسے صواب آخرت کا حاصل ہو صرف کریں۔ اور کوئی وقت اپنا ایسے بیہودہ کاموں میں کہ جنسے کوئی فائدہ دنیا و دین کا نہو۔ ضایع نکریں۔ کیونکہ The past cannot come back

زمانہ قدیم میں معلمان ہند نے کیا خوب طریقہ شاگردوں کی تعلیم کے واسطے ایجاد کیا تھا۔ اس سے ہمکو بھی فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ یعنے جب شام کو کھانا پک کر تیار ہوتا تھا۔ تب استاد شاگردوں کو بلا کر یہہ سوال کرتے تھے۔ کہ آج تمنے صبح سے اسوقت تک وقت اپنا کون کون شغلوں میں صرف کیا۔ جواب دو۔ مثلاً ایک تو یہہ کہتا تھا۔ کہ میں نے آج آتش فتنہ کی جو درمیان دو شخصوں کے سوزاں تھی۔ بہ آب رضامندی طرفین سے بجھادی۔ دوسرا جواب دیتا تھا۔ کہ میں نے بجا آوری احکام والدین سے اپنے واسطے سعادت دارین حاصل کی تیسرا بابا کھوتا تھا۔ کہ مینے بطور خود یا طالبعلموں سے مباحثہ کرکے فلانے فلانے دقیقے علمی کو حل کیا۔ غرضکہ جو کوئی اپنے تئیں عاطل اور بیکارہ بتلاتا تھا۔ اسکو برعکس ان شاگردوں کے اکل و شرب میں شریک نکرتے تھے۔ اور اُسی دم کوئی کام اُسکو دیتے تھے۔ بدیں شرط کہ جبتک وہ اُس کام کو انجام نکریگا کھانا نہ دیا جاویگا فی الواقع بکسب کمال کوش کہ عزیز جہاں شوی + اب میں چند قواعد مختصر تصرف وقت کے بیان میں بتلاتا ہوں اول خواب کا عادی ہونا کمال آسان ہی۔ کہ جو شبانہ روز ۲۴ گھنٹے میں آٹھ گھنٹے سونے کی جسکو عادت ہووے۔ اگر وہ اتنا نہ سولیوے۔ تو اُسکے جسم کو آرام نہیں ملتا۔ مگر طبیب کہتے ہیں۔ کہ چھ گھنٹے سونا انسان کے واسطے کافی ہی۔ کیونکہ اسقدر سونا باعث تندرستی صحیح البدن کا ہی۔ اور اگر اس سے زیادہ وقت خواب غفلت میں صرف کیا جاوے۔ تو انسان کا کمال نقصان ہی۔ اگر وہی وقت جو ہم زیادہ سونے میں برباد کرتے ہیں۔ تحصیل علم میں صرف کریں۔ تو دیکھو۔ مدت یکسال میں کتنا علم حاصل ہوسکتا ہی۔ زیادہ سونے سے کچھ وقت ہی برباد نہیں ہوتا ہی۔ بلکہ جسطرح زیادہ کھانے سے جسم سست اور کاہل ہوتا ہی۔ ویسے ہی زیادہ سونے سے جسم اور روح دونو کاہل و بیکارہ ہوجاتے ہیں۔ دوسرا۔ کاہلی کے سبب سے آدمی ناکارہ اور ضعیف ہوجاتا ہی۔ جسکو خیال دیانت اور امانت اور خوف خدا کا ہی۔ اُسپر کاہلی اور غافلی کبھی غالب نہیں آسکتی۔ ایک نامی حکیم کا یہہ قول تھا۔ کہ میں پیشہ کتابت کا نہ بامید اجتماع سیم و زر بلکہ فرض جانکر کرتا ہوں۔ کیونکہ ادائے فرض کا بدلا روح کو ملتا ہی۔ اور غافلی وہی نقصان روح کو دیتی ہی۔ جو آہن کو زنگ اُسکی عادت جلد حاصل ہوتی ہی۔ بلکہ وہ کاہلی کا اصل علاج ہی۔ ذرا کام میں اغماض کرنے میں وہ بہت جلد غالب آجاتی ہی۔ اور مخالف سرکش کیطرح سے اقلیم دلکو اپنے احاطہ قدرت میں کرلیتی ہی۔ بعضے لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم سے

سلانا کام کیونکر انجام ہو سکیگا اسکے انجام کرنے کیواسطے فرصت بہت کم ہی- وہ لوگ جو ہر ایک کام کے آغاز میں ایسا خیال کرتے ہیں- وہ کبھی اپنے کام پر کامیاب نہیں ہوتے- اور جو ایسا خیال کرتے ہیں- انکی سراسر غلطی اور کم فہمی ہی- دیکھو ایک عورت فرانس کی شہزادی سے مصاحبت میں ممتاز تھی- ایک روز اسکو یہہ حکم ہوا کہ ایک گھڑی پیشتر حاضری کے کھانے سے میز پر حاضر رہا کرو- عورت نے تعمیل حکم کرکے اپنے دلمیں خیال کیا- کہ اتنا وقت میرا بیکاری میں مفت ضائع ہوتا ہی- اگر اس وقت کو شغل تصنیفات کیواسطے غنیمت جانوں تو بہت مناسب ہی- غرضکہ اُسنے شغل مافی الضمیر شروع کردیا- اور پاو گھنٹہ روز کی فرصت میں آخر اُسنے دو تین کتابیں تصنیف کرلیں- پس ہمکو بھی لازم ہی کہ جملہ امورات متعلقہ واسطے انجام ایک ہی کام کے ترک نہ کردیں بلکہ جب سب کاموں سے فرصت پائیں- تو اسکام کو بھی کرتے جائیں- ہرچند کسیکو امورات کثیر پیش ہیں- لیکن اُسکو کچھ نہ کچھ فرصت مل ہی جاتی ہی- اور وہ اس فرصت کو صرف آرام و آسائش میں ضایع کرتا ہی باقی آئندہ

سرکاری خبریں

رپورٹ موسم وصحت وفصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ یکم اگست ۱۸۸۲ء

دہلی بارش ۲ ۱/۲ انچہ ہوئی- امید فصل خریف اچھی ہی- صحت عمدہ ہی- نرخ ارزاں رہا +

حصار بارش ۴- انچہ ہوئی- امید فصل خریف اچھی ہی- صحت عمدہ رہی نرخ بدستور رہا +

انبالہ بارش ۱ ۱/۲- انچہ ہوئی- کاشت فصلخریف قریباً ختم ہوگئی صحت اچھی ہی نرخ بدستور رہا +

جالندھر بارش ۲- انچہ ہوئی- صحت اچھی ہی نرخ بدستور رہا +

امرتسر بارش ۲ ۳/۴- انچہ ہوئی- کاشت فصلخریف ہورہی ہی- نرخ بدستور رہا صحت اچھی رہی +

سیالکوٹ بارش ۳ انچہ ہوئی صحت اچھی رہی نرخ بدستور رہا +

لاہور بارش ۱۰ انچہ ہوئی- صحت اچھی رہی- نرخ بدستور رہا

فیروزپور بارش ۱ ۱/۴ انچہ ہوئی- کاشت فصلخریف ہورہی ہی نرخ غلہ نخود وجوار کسیقدر ارزاں ہوگیا +

ملتان بارش ۱/۲ انچہ ہوئی- فصل خریف اچھی ہی صحت عمدہ رہی- نرخ بدستور رہا +

راولپنڈی بارش ۴ انچہ ہوئی- کاشت فصلخریف جاری ہی تحصیل راولپنڈی اور مری میں بیماری مولشیان رہی اور چند واردات بیماری خسرہ کی پنڈی کیمپ میں واقع میں آئیں- نرخ غلہ گندم میں کسیقدر گرانی ہی +

ڈیرہ اسمعیلخان بارش ۱/۲ انچہ ہوئی فصل خریف اچھی ہی صحت اچھی رہی نرخ ارزاں رہا +

پشاور بارش ۱ ۱/۲- انچہ ہوئی کاشت فصل خریف جاری رہی صحت اچھی رہی- نرخ ارزاں رہا +

کیفیت عام- کل پنجاب میں بارش خاطرخواہ ہوئی کاشت فصلخریف جاری رہی صحت اچھی رہی لیکن چند واردات بیماری خسرہ کی رپورٹ پنڈی کیمپ سے آئی تحصیل راولپنڈی اور مری میں بیماری مولشیان حسنوار رہی نرخ غلہ عموماً بدستور رہا + فقط

اخبارات تار برقی

قسطنطنیہ ۳- اگست- جرمنی اور آسٹریا و روس کے سفیر مصر میں سوم کا بیچ بچاو کرنیکی استدعا کر رہے ہیں- ترکی باربرداری کا سامان مصر کی طرف روانہ ہوگیا ہی- اور مقام سلونیکا میں فوج سوار ہوگئی درویش پاشا سنیچر کے روز روانہ ہونگے- نہر سویز کی بحری حفاظت کے لئے جو درخواستیں اٹلی نے کی تھیں انکو جرمن و آسٹریا و روس و کلاونے اور روم کے وزیر خارجہ نے منظور کی ہیں +

لنڈن ۴- اگست سر ایلیم میں ڈڈ اور سر ای بی مہلی صاحبان مصر کو روانہ ہوگئے ہیں- خبر ہی کہ لارڈ ایرش مسودہ بقایا مالگذاری کی اصلاح میں حجت پیش کر رہے ہیں- امید کیجاتی ہی کہ پارلیمنٹ عنقریب برخاست ہوگی- اور ۱۹ اگست کو غیر معمولی اجلاس کے لئے جمع ہوگی اور مسودہ بقایا مالگذاری پھر پیش ہوگا- سیمی ویلیز کا بادشاہ انگلنڈ میں پہنچ گیا ہی اسکندریہ سے افواہ اُٹھی ہی کہ عربی پاشا کے کنپ میں فساد ہوگیا +

لنڈن ۴- اگست بوقت شام- مصر کی تازہ خبروں سے ظاہر ہوا ہی کہ جنرل ولیسن صاحب نے دشمن کے مقام کا حال دریافت کرلیا ہی- صاحب موصوف نے معلوم کیا ہی کہ یہہ مقام کسیقدر فاصلہ پر ہی- خوف تھا کہ عربی پاشا مقام اسکندریہ میں انگریزوں پر بے خبر حملہ کریگا- لیکن اب ثابت ہوا ہی کہ یہہ خبر بے بنیاد ہی- بیرنڈی لیسپس انگریزونکے برخلاف بڑے زور سے اعتراف کررہا ہی اسواسطے کہ نہر سویز جنگی کاروبار کے لئے کیوں استعمال میں لائی جاتی ہی +

پیرس ۴- اگست- پریسیڈنٹ گریوی صاحب نے چیمبر کے کئی ایک ممبران کو جدید کیبنیٹ بنانیکو طلب کیا ہی لیکن سب نے انکار کیا ہی +

لنڈن ۵ اگست- آج شام کیوقت انگریزوں نے مقام راملہ کے نزدیک عربی پاشا کی ہراول فوج پہ حملہ کیا- اور ایک سخت لڑائی شروع ہوئی- سامان باربرداری کے ۵ جہاز جنپر تین ہزار فوج سوار ہی آج مصر کیطرف روانہ ہونگے +

آغاز جنگ

لنڈن ۶- اگست بوقت ۲ بجے شام- انگریزوں کے حملہ کی نسبت جو عربی پاشا کی ہراول فوج سے کیا گیا تھا جو تازہ خبریں آئی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہی کہ رجمنٹ نمبر ۴۶ و رجمنٹ نمبر ۶۰- اور کچھ ماونٹڈ انفنٹری نے جو فوج کے بائیں طرف تھی دشمن کی فوج ہراول کو پسپا کر دیا- اور فوج مذکور کو مجبور کیا کہ تمام افواج کافری دار کے مقابل صف آرا کیا جاوے- دشمن کی توپیں ہماری آتشباری سے بند ہو گئیں- اُنکے پیادے سختی کے ساتھ لڑتے رہے- اہل جہاز جو دہنی طرف تھے اور جنگی کمان سر ایلیس صاحب کے سپرد تھی بہت عمدہ لڑے- اگرچہ اُنکو کسیقدر نقصان اُٹھانا پڑا مگر دشمن کو دوسری صف تک بھگا دیا- اس بھید لینے کی غرض حاصل کر کے انگریز آہستہ آہستہ رات کیوقت باز رہے- دشمن کا نقصان ابھی تک معلوم نہیں ہوا اور ہماری طرف سے بھی حساب نہیں کیا گیا- انگریزوں نے بہت سے قیدیوں کو گرفتار کر لیا ہی انگریزوں کی اور فوجیں مقام اسمٰعیلہ میں اُتر رہی ہیں +

لنڈن ۶- اگست بوقت شام- انگریزوں کا نقصان مقام راملہ کے قرب کی لڑائی میں صرف ۴ مقتول اور ۲۹ مجروح کا ہی- مقتولوں میں لفٹنٹ ہاورڈ ولیس جو متعلق رائفل نمبر ۶۰ کے تھے عربی پاشا مقام طلل کبیر کی جو سویز اور قاہرہ کے درمیان ہی- قلعہ بندی کر رہا ہی کیونکہ انگریزی فوج کی جو ہندوستان سے گئی ہی اسطرف کو پیشقدمی کرنے والی ہی +

قسطنطنیہ ۶- اگست- انگریزوں اور فرانسیسیوں کے سوائے کانفرنس کے تمام وکلاء نے اٹلی کی اس درخواست کو منظور کیا ہی کہ نہر سویز کی متحد طور سے حفاظت کیجاوے- سلطنت روم کے وزیر امورات خارجیہ نے وعدہ کیا ہی کہ رومی فوج مصر کو بھیجی نجائیگی جبتک انگلستان سے کوئی خاص اقرار نامہ نہ ہو لے +

لنڈن ۷- اگست بوقت صبح- جو جنگ مقام راملہ کے متصل ہوا تھا اُسمیں دشمن کا نقصان دو سو تین سو آدمیوں کے درمیان ہی- جو کہ ۱۵ قیدی گرفتار کئے گئے تھے اُنکا بیان ہی کہ عربی پاشا کی کل فوج ۲۵ ہزار ہی- اور اُنکا یہہ بھی بیان ہی کہ عربی پاشا کی فوج میں اُسکی سست حکمت عملی کے باعث بے صبری پھیل رہی ہی- ایرلنڈ کے سپاہیوں میں تنخواہ کی ترقی کیواسطے بڑی گھبراہٹ پھیلنے کی امید کیجاتی ہی +

بمبئی ۸- اگست- بنگال لانسیرز نمبر ۱۳ کے اور ۲- دستہ اور مدراس سفرمینا کی ایک کمپنی کل جہاز پر سوار ہوئی ہی- جنرل مکفرسن صاحب اور جنرل گڈنس صاحب نے فوج کی روانگی کے انتظام کی نسبت اپنی اپنی خوشنودی ظاہر کی ہی اور جنرل کارنگی صاحب اور بمبئی اسٹاف کو مبارکبادی دی ہی- گورنر صاحب بہادر بمبئی کل صبح کو پونا سے آنیوالے ہیں تاکہ جنرل سرایچ مکفرلنس صاحب کو جو بڑا اسپیڈ جہاز پر سوار ہونے والے ہیں الوداع کریں +

لودیانہ

ہفتہ حال میں کافی بارشس نہیں ہوئی زراعت جو سابقہ بارشوں سے سرسبز ہوئی تھی اب خشک ہوتی جاتی ہی +

موسم کی خرابی کے لحاظ سے ہمکو کہنا پڑتا کہ صفائی شہر میں اور بھی زیادہ کوشش درکار ہی کیونکہ پچھلی بارشوں سے شہر کی پختہ نالیاں بعض بعض جگہ تاحال بند پڑی ہیں بلکہ انکا نشان بھی ریت نے مٹا دیا ہی اُنکی اصلاح بڑا فرض ہی- اور جو مشن اسکول کے متصل خاکروبوں کے احاطہ جب وے گندگی لیکر قطار در قطار گاڑیوں کی انتظاری میں بیٹھتے ہیں اور جب دو تین گھنٹہ کے بعد گاڑیاں آتی ہیں اور خاکروب اور اُنکی عورتیں ٹوکرے اٹھا دھڑا دھم اُنمیں گندگی ڈالتی ہیں تو ایک دم سے دھواں دھار متعفن خاکستر چوپلاس کا کام دیتی ہی اڑتی ہی اور پھر گاڑیاں گھوڑ دوڑ کر کے بھاگتی ہیں اور عورتیں اُنکے پیچھے ٹوکرے لیکر دوڑتی ہیں اور دور سے پھینکتی ہیں تو آدھی گندگی زمین پر اور آدھی گاڑی میں چلو سڑک بھی خراب ہوئی- اور کتنا دہ گاڑیاں جیتنی اسکول سے چلکر براہ راست خطا ستوا کو لیکر شہر کے اوس سرے سے اُس سرے تک مونہہ پھاڑے ہوئے اور جگہ جگہ صفائی کا راز افشاں کرتے ہوئے چلتی ہیں تو دیہات کے لوگ بھی راستہ چلتے کہتے ہیں کہ کیا شہر کی صفائی اسیطرح ہوا کرتی ہی +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا